اِن گذارشات سے مقصود یہ ہے کہ ذہین دینی عناصر اس مسئلے پر غور کریں اور اپنے طریق کار میں ایسی تبدیلیاں پیدا کریں کہ ہمارے منجمد نظامِ فکر و عمل میں وہ تغیرات رونما ہوں جس کو پیدا کرنے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ اللّٰھم صلّی علی محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم۔

---

(۲)

معاشرے کے اخلاقی احوال کو زیر گفتگو لاتے ہوئے مجھ سے بعض نوجوانوں نے پوچھا کہ ہم لوگ کچھ کام کرنے کا دینی جذبہ رکھتے ہیں، موجودہ حالات میں آپ کے خیال میں کونسا کام کس طرح کہ نا مفید ہوسکتا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک کے اردگرد مصائب کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ خشیت کے جذبات پیدا ہوتے، مگر قوم اپنی ڈگر پر چلی جا رہی ہے۔ اس وقت لوگوں تک پہنچ کر حسبِ ذیل ذمہ داریاں انجام دینی چاہییں۔

۱۔ مہاجرین کے لیے حصول امداد کی جو مہم چل رہی ہے اُسے کچھ لوگ کو بگولے کے چلیں ..... جہاں وہ جائیں گے، وہاں مہاجرین کے مصائب سے لے کر افغانستان کے حالات تک سب کچھ زیر گفتگو آسکتا ہے۔ اور بات یہاں تک بھی پہنچے گی کہ ایسا کیوں ہوا۔

۲۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے عوام کو ذاتی رابطے کی صورت میں بڑے پیار کے ساتھ یہ سمجھائیں کہ حالات بڑے سخت اور پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اور ناجائز کمائیوں اور غلط عادات سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔

۳۔ قوم کو ایک جذبۂ جہاد کی ضرورت ہے، مگر جہاد یکایک تلوار اٹھا لینے کا نام نہیں، جہاد کرنے سے پہلے خود اپنے خلاف جہاد لڑنا پڑتا ہے۔ ایک ایک فرد کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ تیاریٔ جہاد کے لیے وہ جہاد کا پہلا مرحلہ اپنے اندر کیسے شروع کریں۔

۴۔ کسی سے بھی اسلحہ خریدے جائیں یا کوئی ایڈ ملے، اصل دار و مدار اسلحہ پر نہیں ہے بلکہ اسلحہ کی قوت کو دس گنا بڑھانے والی چیز سچا ایمان اور غیرت ملّی کا جذبہ ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال

افغان بھائیوں نے تاریخ میں قائم کر دکھائی ہے۔ اسی جوشِ ایمان اور غیرتِ ملی کو ہمیں اپنے عوام کے اندر پیدا کرنا ہے۔

۵۔ لوگوں میں چلتے پھرتے ہوئے ایسا اشتراکی لٹریچر آسان زبان اور مختصر عبارات پر مشتمل ہے جائیے جو یہ حقیقت واضح کردے کہ اشتراکیت کس جبریت سے قائم ہوئی۔ اس نے سمرقند و بخارا کے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے کیا کیا۔ چیکوسلواکیہ، ہنگری، مصر، برما، اریٹیریا، جنوبی یمن، صومالیہ وغیرہ میں کیا پارٹ ادا کیا۔ اور اب افغانستان میں خونِ مسلم کی ارزانی کس طرح ہو رہی ہے۔

۶۔ جہاد کے لیے اتحاد ضروری ہے۔ اتحاد اولاً ہمیں اپنے اندر درکار ہے۔ نظریاتی، فرقہ وارانہ، طبقاتی اور علاقائی اختلافات کو غیر مؤثر بنانے کے لیے اسلامی تعلیمات اور رسولِ خدا کی تلقینات کو اپنے بھائیوں میں عام کیجیے۔ پھر اپنی کوششوں کو اور زیادہ پھیلا کر پورے عالمِ اسلام کی وحدت کے لیے بھی کام کیجیے۔ بلکہ اگر آپ نوجوانوں کو اثر اندازی کا کوئی راستہ ملے تو اس تجویز کو ابھاریں کہ مشترک دفاع کے ساتھ مشترک اسلحہ سازی کا ایک وسیع پروگرام شروع کیا جائے جس کے تحت مختلف ضروریات ہمارے مختلف مسلم ممالک میں تیار ہوں۔ بعض مسلم ممالک سرمایہ لگا کر اور بعض ملک ٹیکنالوجسٹوں اور سائنسدانوں کو شریک کر کے کام کا آغاز کر سکتے ہیں۔ بیرونی اسلحہ کی آمد اپنی ذمہ داریوں سے غافل بھی کر سکتی ہے۔

۷۔ بیرونی امداد جب آتی ہے تو (کئی ممالک کے پچھلے تجربات گواہ ہیں) اس کے ساتھ ساتھ بدعنوانیاں (CORRUPTION) بڑھتی ہیں۔ یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ بدعنوانیاں پہلے سے خوب پھل پھول چکی ہیں، اب ان کا انسداد کرنے میں حکومت کا جو فرض ہے اُسے وہ خود ادا کرے۔ آپ لوگوں میں اسلامی اخلاق کی تعلیمات کو اتنا راسخ کریں کہ جو لوگ متاثر ہوں کم سے کم وہ تو بہتی گنگا سے اپنے ہاتھ رنگنے کی کوشش نہ کریں۔

۸۔ نظریۂ پاکستان سے اختلاف کرنے والے عناصر اور خصوصاً روس سے نظریاتی و اعتقادی رشتے رکھنے والے گروہوں سے بھی حکومت اپنے طریق سے ایسا معاملہ کرے کہ وہ بحالات موجودہ بعض اداروں میں اہم حیثیت کے ساتھ موجود رہ کر خلل انداز نہ ہو سکیں۔ مگر آپ کا کام یہ ہے کہ آپ ان تک بھی اسلامی دعوت کو لے کے جائیں اور پیار سے مگر پورے استدلال کے ساتھ (باقی بر صفحہ ۴۸)